روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 57 | جمعہ 4 ذیقعدہ 1417ھ 14 امان 1376ھش 14 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کی غرض یہ ہے کہ خدا کی محبت غالب آئے

تمام مخلصین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم (-) کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا' تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 62)

قرآن کریم کا نام ذکر رکھا گیا ہے' اس لئے کہ وہ انسان کی اندرونی شریعت یاد دلاتا ہے۔ جب اسم فاعل کو مصدر کی صورت میں لاتے ہیں' تو وہ مبالغہ کا کام دیتا ہے۔ جیسا زیدٌ عدلٌ۔ کیا معنے؟ زید بہت عادل ہے۔ قرآن کوئی نئی تعلیم نہیں لایا' بلکہ اس اندرونی شریعت کو یاد دلاتا ہے' جو انسان کے اندر مختلف طاقتوں کی صورت میں رکھی ہے۔ حلم ہے' ایثار ہے' شجاعت ہے' جبر ہے' غضب ہے' قناعت ہے وغیرہ۔ غرض جو فطرت باطن میں رکھی تھی' قرآن نے اسے یاد دلایا۔ (-) یعنی صحیفہ فطرت میں کہ جو چھپی ہوئی کتاب تھی اور جس کو ہر ایک شخص نہ دیکھ سکتا تھا۔ اسی طرح اس کتاب کا نام ذکر بیان کیا۔ تاکہ وہ پڑھی جاوے تو وہ اندرونی اور روحانی قوتوں اور اس نورِ قلب کو جو آسمانی ودیعت انسان کے اندر ہے' یاد دلاوے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بھیج کر بجائے خود ایک روحانی معجزہ دکھایا۔ تاکہ انسان ان معارف اور حقائق اور روحانی خوارق کو معلوم کرے' جن کا اسے پتہ نہ تھا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 60)

انسان کو کوشش کرنی چاہئے کہ فلاح دارین حاصل کرے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جو مختصر سی آیت اس وقت میں نے تلاوت کی ہے اس میں نہایت حسین پیرایہ میں ایک نہایت ہی بنیادی اہمیت کا مضمون بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی کتب اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کی کوئی غرض ہوتی ہے۔

انسان کسی مقصد کے پیش نظر دنیا سے منہ موڑتا اور دنیا والوں کی دشمنی خرید کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا اور یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کو جیسا کہ وہ چاہتا ہے اپنی ذات میں کامل اور اپنی صفات میں کامل سمجھنے کا اور اس بات پر یقین کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ اسی طرح وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان لایا ہوں اور جو پہلے رسول گزرے ہیں اور جو کتب نازل ہوئی ہیں ان پر بھی ایمان لایا ہوں اور ایمان باللہ' ایمان بالرسل اور ایمان بالکتب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان فلاح دارین

باقی صفحہ 7 پر

نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نادار مریضوں کی امداد

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو استطاعت دی ہے کہ آپ اپنے یا اپنے کسی عزیز کے علاج پر جو خرچ بھی اٹھے برداشت کر سکتے ہیں تو ان افراد کی طرف نظر دوڑایئے جو اپنے علاج کی استطاعت نہیں رکھتے اور بیماری میں سسکتے اور تڑپتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت کا قائم کردہ ہسپتال، فضل عمر ہسپتال' نادار مریضوں کا علاج تھوڑی رقم وصول کر کے بھی کرتا ہے اور بغیر کوئی رقم لئے بھی۔ یہ بات اس طرح ممکن ہوتی ہے کہ جماعت کے وہ دوست جو استطاعت رکھتے ہیں ناداروں کے علاج کے فنڈ میں عطیات دیتے رہتے ہیں۔ کیا آپ ان حضرات میں شامل ہونا نہیں چاہیں گے۔

نادار مریضوں کی مدد کیجئے اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(ادارہ الفضل)

درخواست دعا

○ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ حبیب اللہ نائک صاحب دارالیمن ربوہ شدید بیمار ہیں۔ حالت قابل تشویش ہے۔ فیصل آباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس (ر) ہائی بلڈ پریشر سے مورخہ 6- مارچ سے بیمار ہیں۔ یادداشت بھی متاثر ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضروری اعلان

○ مکرم طاہر احمد صاحب نمائندہ الفضل ضلع رحیم یار خان اور ضلع وہاڑی کے دورہ پر پہنچ چکے ہیں۔ ان کا دورہ الفضل اخبار کے چندہ جات کی وصولی اور توسیع اشاعت کے لئے ہے۔ تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

14- امان 1376 ہش   14 - مارچ 1997ء

محدود علم کا اعتراف

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔ اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اسے مناسب ہے کہ وہ حساب سے بڑھ کر چلے۔ ہرگز نہیں۔ دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں آسمان میں بغیر ستون کے لٹکتے ہیں۔ اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزارہا سال سے اسی طرح چلے آتے ہیں۔ چاند ہر روز دھلا دھلایا نکلتا ہے۔ آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے۔ اور ٹھیک رفتار اور روش پر چلتا ہے۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند سورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں۔ اگر ہر روز ان باتوں کو سوچو کہ سورج ہر روز مقررہ طریق پر نکلتا ہے۔ جہات کو بتلاتا ہے۔ تو دیوانہ ہو جاؤ۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں اور سورج پر کوئی حالت نہیں آتی۔ ایک گھڑی جو دو ہزار روپیہ کی ہو اگر وہ بارہ کی بجائے دس اور دس کی بجائے بارہ بجائے تو نکمی سمجھی جائے گی لیکن خدا تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ذرہ برابر فرق نہیں۔ اور نہ اس کو کسی چابی کی ضرورت۔ نہ صاف کرنے کی حاجت۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں"۔

جہاں تک قانون قدرت کا تعلق ہے یہ ہماری روزمرہ کی زندگی میں ہمارے اندازوں کے مطابق کام کرنے کے مواقع مہیا کرتا ہے آخر قانون قدرت ہی ہمیں اس بات کی رہنمائی کرتا ہے کہ ہم کیا کریں تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا اور کس وقت ہم کس بات کی توقع کر سکتے ہیں۔ اور یہی وہ بات ہے جس سے ہم اپنی روزمرہ زندگی کو ایک نظام کے ماتحت چلا سکتے ہیں۔ حضرت صاحب نے مثال کے طور پر چاند سورج کا ذکر فرمایا ہے۔ اگر ہمیں یہ پتہ ہی نہ چلے کہ چاند آج کب نکلے گا اور سورج کس وقت طلوع ہو گا تو یقیناً ہم اپنی زندگی کے روزمرہ کو درست جہت میں نہیں رکھ سکتے۔ لیکن قانون قدرت کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ کبھی بھی کسی صورت میں بھی بات اس سے ہٹ کر نہیں ہو سکتی یہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو محدود سمجھنے والی بات ہے۔ قانون قدرت بھی خدا تعالیٰ ہی نے بنایا ہے اور اس میں کسی مصلحت کے لئے کسی خاص وقت کسی تبدیلی کا امکان ماننے ہی سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی قدرت کا مالک ہے۔ یہ تو نہیں کہ ہر قانون قدرت ہر روز ٹوٹتا رہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ قانون قدرت کا دائرہ تو اسی طرح قائم رہتا ہے۔ لیکن ایسی باتیں بھی تو ہیں جن کے متعلق ہمیں ابھی کچھ پتہ نہیں کہ وہ ہوتی ہیں اور کیوں ہو سکتی ہیں۔ ان کی موجودگی ہی یہ بات ثابت کرتی ہے کہ قانون قدرت موجود ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ اپنی کوئی نئی قدرت دکھا سکتا ہے۔ اگرچہ اس کی کوئی نئی قدرت ایسی نہیں ہوتی جو زندگی کے نظام کو مکمل طور پر تہس نہس کر دے۔ آخر اس نے اپنی مخلوق پیدا کی ہے تو انہیں زندگی کو بہتر طریق پر گزارنے کے لئے قانون قدرت مقرر کیا ہے۔ اگر وہ اس قانون سے کبھی ہٹ کر کوئی بات کرتا ہے تو اول تو یہ بات ہوتی بہت کم ہے۔ اور دوسرے یہ بات اس کی اس قدرت کے اظہار کے لئے ہوتی ہے کہ وہ ایسا بھی کر سکتا ہے۔ تاکہ انسان یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ جو کچھ ہم دیکھتے ہیں جو کچھ ہمارے تجربے میں آتا ہے اس سے ہٹ کر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر اس سے ہٹ کر کچھ بھی نہیں ہو سکتا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایک دفعہ قانون قدرت رائج کر کے الگ ہو کر بیٹھ گیا ہے یا بے بس ہو گیا ہے کہ وہ اپنے اس قانون قدرت پر اختیار رکھے۔

پس اس ساری بات کے پیش نظر حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ انسان کو یہ محسوس کر لینا چاہئے اور اس کا اعتراف کرنا چاہئے کہ وہ بہت کچھ نہیں جانتا۔ یہ بات تو بالکل درست ہے کہ وہ بہت کچھ نہیں جانتا۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اس کا اعتراف کرے۔ اگر وہ اعتراف نہیں کرے گا تو غلط سلط فیصلے کرنے لگے گا۔ اگر وہ اپنی حدود کو سمجھے اور اپنے علم کے مطابق کام کرے تو یقیناً کبھی نہ کبھی اسے یہ کہنا پڑے گا کہ اس سے آگے میں نہیں جا سکتا۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ علم نہیں اور ایسا کرنا اس لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی انا میں آ کر غلط فیصلے نہ کرنے لگے اسے معلوم تو نہیں لیکن فیصلہ کر دے۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ انسان کے لئے یہ کہنا کہ میں یہ بات نہیں جانتا کوئی عار کی بات نہیں ہے۔ آخر ہر شخص سب کچھ تو نہیں جانتا بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو سب کچھ جانتا ہو۔ اور جہاں تک جاننے کا تعلق ہے یہ تو ایک نسبتی بات ہے۔ کسی نے کہاں تک علم حاصل کیا ہے وہ کہاں تک کسی چیز کو جانتا ہے۔ یہ ہر دو انسانوں میں آپس میں فرق ہو سکتا ہے۔ کوئی کم جانتا ہے اور کوئی زیادہ جانتا ہے۔ کم جاننے والا بھی بہت سی باتیں نہیں جانتا اور زیادہ جاننے والا بھی بہت سی باتیں نہیں جانتا۔

پس کہا جا سکتا ہے کہ ہر انسان دنیا میں بہت سی باتیں نہیں جانتا۔ اسی لئے چاہئے کہ ہر شخص اپنی حد کے اندر رہے اور اس سے آگے بڑھ کر غلط فیصلے کرتا ہوا لوگوں کو اور بعض اوقات اپنی ذات کو بھی نقصان نہ پہنچائے۔ اگر وہ ایسا کرے اور اپنی حد کے اندر رہے تو یقیناً یہ بات اس کے لئے نہایت مناسب ہو گی اور مفید بھی۔

پس حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق ہمیں یہ حوصلہ اور ہمت پیدا کرنی چاہئے کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ ہمارا علم فلاں بات سے بڑھ کر نہیں ہے۔ ہم اس سے آگے قدم نہیں رکھتے ہم اس سے آگے کی باتوں کے متعلق فیصلے نہیں کرتے۔ ان باتوں کے متعلق کسی اور سے پوچھا جائے۔ اگر ہم یہ حوصلہ پیدا کر لیں تو یقیناً ہم بہت سے غلط فیصلوں سے بچ جائیں گے۔ اور بہت سے غلط فیصلوں سے بچ جانے کی وجہ سے ہم نقصانات سے بھی محفوظ رہیں گے۔ پس یہ بات ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے کہ ہمارا علم محدود ہے اور اسی محدود علم کے دائرے میں رہ کر ہم نے کام کرنا ہے۔

دار و رسن سے ڈر کے نہ سر کو بچائیے
ہونا ہے سرفراز تو بازی لگائیے
جینے کا کون جانے کہ کب تک جئیں گے ہم
جینے کی آرزو ہی میں مر مر نہ جائیے

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاصم جمالی

خدا بخش لائبریری جرنل پٹنہ (بھارت)

انیسویں صدی کی زبردست یادگار

سوامی شگن چندر اور ان کا جلسۂ مذاہب

جلسہ دھرم مہوتسو (یا جلسہ مذاہب) میں درج ذیل سوالات کو مقررین کے اظہار خیال کے لئے تجویز کیا تھا۔ نمبر1 انسان کی جسمانی' اخلاقی اور روحانی حالتیں' نمبر2 انسان کی زندگی کے بعد کے حالات یعنی عقبیٰ نمبر3 دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہو سکتی ہے نمبر4 کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے نمبر5 علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا ہیں؟

پہلی تقریر سناتن دھرم کے پنڈت ایشری پرشاد کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ "جن خیالات کو میں ظاہر کروں گا وہ خاص میرے ذاتی بطور سناتن دھرم ہندو کے تصور کیے جائیں۔" جبکہ شرائط جلسہ میں یہ شامل تھا کہ مقرر اپنی مذہبی کتب سے سوالات کا جوابات دیں۔ اس تناظر میں یہ تقریر قابل التفات نہیں رہتی۔

اسلام کی نمائندگی میں جناب ابو سعید مولوی محمد حسین بٹالوی نے سوالات کے جوابات دینے کی بجائے نبوت اور معجزہ پر غیر متعلق بحث کی جو جلسہ کے مقاصد سے خارج تھی۔

تھیو سافیکل سوسائٹی کے پرودا کنٹھ کی تقریر ان الفاظ کے گرد گھومتی رہی یعنی سچ' تیاگ اور نیای لہٰذا حسب ضابطہ یہ تقریر بھی بے تعلق تھی۔

مولوی ثناء اللہ کی تقریر میں بقول اخبار "چودھویں صدی" راولپنڈی یکم فروری 1897ء طرز بیان کسی قدر اچھا تھا لیکن لیکچر عموماً وعظ کی قسم کا تھا۔ فلسفیانہ ڈھنگ نہیں تھا۔ جس کی جلسہ کو ضرورت تھی۔

اور تقریر دوم' جس کا اوپر ذکر آچکا ہے' کے بارے میں اخبار محولہ بالا نے لکھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کا لیکچر بالکل معمولی تھا۔ وہی ملائی خیالات تھے جن کو ہم لوگ ہر روز سنتے ہیں' اس میں کوئی عجیب و غریب بات نہ تھی اور مولوی صاحب کے دوسرے لیکچر کے وقت کئی لوگ اٹھ کر چلے گئے تھے۔

آریہ سماج کے لیڈر بابو بیچارام نے باقی سوالات سے اعراض کیا اور صرف تیسرے سوال کے بارے میں کہا کہ میں اس پر بحث کروں گا۔ لیکن کوئی تسلی بخش جواب دینے سے قاصر رہے۔

"فری تھنکر کے پنڈت گوردھن داس نے کہا کہ ہماری زندگی کی غرض بس یہی ہے کہ ہم اپنی ہستی کے تمام اجزاء اور قویٰ کا ہم آہنگی کے ساتھ نشوونما کریں...... ایسا ہی ان باتوں کو ترک کریں جو اس کے برخلاف ہوں تو بے شک ہم زندگی کی تھیوری پر قابض ہو جائیں گے۔

دوسرے سوال کے جواب میں کہا کہ یہ تمام کی تمام قیاسی حالت (بعد از وفات) محض ہوا میں محل ہے۔ یہ عمل ثابت کرنے کے لئے کوئی بھی شہادت نہیں ہے کہ ہمارا نفس جس کا نام روح رکھ چھوڑا ہے ہمارے جسم سے پہلے بھی تھا تو پھر کیوں موت کے بعد اس کی بقاء ہو۔ اس لایعنی کلام میں میں کسی سوال کا جواب نہیں تھا۔

جناب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے مضمون کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا کیونکہ مرزا صاحب اصالتاً جلسہ میں بوجوہ عدم صحت شرکت نہ کر سکے۔ آپ نے پہلے سوال کے جواب میں (کلام الٰہی) سے انسان کی جسمانی حالت نفس امارہ' اخلاقی حالت نفس لوامہ اور روحانی حالت نفس مطمئنہ کا بیان کیا اور بتایا کہ طبعی' اخلاقی اور روحانی حالتیں آپس میں باہم ربط رکھتی ہیں۔ طبعی حالتیں تعدیل کے بعد اخلاق بن جاتی ہیں پھر ترقی کر کے روحانیت کے اعلیٰ مقام پر جا پہنچتی ہیں جہاں سے گرنے کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ اجلاس کا وقت پہلے سوال کے جواب میں ہی ختم ہو گیا اس لئے سامعین کے پرزور اصرار پر انتظامیہ نے 29۔ دسمبر کا دن حضرت مرزا صاحب کے مضمون کے لئے بڑھا دیا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کے دوسرے لیکچر کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔

سکھ ازم کے نمائندہ سردار جواہر سنگھ نے صرف پہلے سوال کے متعلق تقریر کی کہ سکھ مذہب کی رو سے ہم لوگ اپنے جسم کو اس طرح رکھتے ہیں کہ جیسے پیدا ہوئے ہیں۔ یعنی بالوں کا کٹوانا یا ختنہ وغیرہ نہیں کرتے۔ کیونکہ اخلاقی اور روحانی باتوں کا مدار جسم پر ہے اس لئے خالصہ دھرم یہ تعلیم دیتا ہے کہ جسم کی اچھی طرح پرورش کرو' برت وغیرہ کرنے سے کمزور نہ بن جاؤ۔ جسم مٹی' پانی' آگ اور ہوا سے بنا ہے یہ عناصر ایک دوسرے سے درجہ وار لطیف ہیں۔ ان سب کا بنانے والا خدا ان سب سے زیادہ لطیف ہے۔ اس ترکیب سے گرو صاحب نے سفلی درجہ سے آسمانی درجہ کی طرف راہ دکھائی۔

اس تقریر سے پہلے سوال یعنی انسان کی جسمانی' اخلاقی اور روحانی حالتوں پر کسی قسم کی روشنی نہیں پڑتی۔

برہمو سماج کے نمائندہ لالہ کانشی رام نے آخرت و عقبیٰ وغیرہ کا اقرار کیا مگر کسی سوال مقررہ کا جواب نہ دیا۔

ریلیجن آف ہارمنی کے نمائندہ لالہ رام جی داس نے کہا کہ علم کے چار ذرائع ہیں۔ حواس خمسہ' دلائل منطق' شہادت تواریخ' انٹیوشن (وجدان) پہلے سوال کے جواب میں کہا کہ انسان نے جسمانی حالات کی اصلاح کرنے میں بہت ترقی کی ہے۔ زمانہ ان حالات کو خود ریفارم کر رہا ہے اب ریل بن گئی ہے۔ ایسا ہی ان تمام کاموں میں جن میں کسی حصہ جسم کو دخل تھا' بہت ترقی ہو رہی ہے۔ اخلاقی حالتوں کے ذکر میں کہا کہ پاکیزگی اختیار کرنا' محبت رکھنا' دوسروں کی خدمت کے لئے آٹھوں پہر تیار رہنا اور ان کی خدمت میں لگ جانا یہی اخلاقی امور ہیں۔ روحانی حالت انسان کی وہی ہے جسے موت کا ڈر نہیں۔ جو ہر ایک کتاب کو کلام مجید جانے۔ دوسرے سوال کے جواب میں کہا کہ ممکن نہیں کہ ابدی جہنم ہو۔ کوئی آگے کوئی پیچھے سب کے سب خدا تک پہنچ جاویں گے اور وہاں جا کر سمجھیں گے ہنوز ابتدا ہی ہے۔

تیسرے سوال کے جواب میں بیان کیا کہ زندگی کی بڑی غرضیں تین ہیں۔ راحت' راستی' پاکیزگی۔ مگر ان کے ذرائع کیا ہیں۔ موصوف نے بیان نہ کیے۔ آپ نے اپنے جوابات کا اپنی الٰہی کتاب سے کوئی ثبوت نہ دیا اور تقریر تشنہ رہی۔

جلسہ مذاہب کے آخری روز حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مضمون کا بقیہ حصہ پڑھا گیا۔ سامعین جلسہ کے وقت سے پہلے ہی جلسہ گاہ میں اپنی نشستوں پر موجود تھے اور حاضرین کی تعداد آٹھ ہزار سے متجاوز تھی۔ جناب مرزا صاحب کے مضمون سے بقیہ سوالات کے جوابات نہایت اختصار سے ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

دوسرے سوال یعنی انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ کا جواب۔

دنیا میں جو اعمال انسان کرتا ہے اس کے نقوش پوشیدہ طور پر جمتے چلے جاتے ہیں۔ انسان کے مرنے کے ساتھ ہی انسانی روح کو جو اس خاکی جسم سے علیحدہ ہوتی ہے فوری طور پر ایک لطیف جسم مل جاتا ہے جو کہ اعمال کے نیک و بد ہونے کے مطابق نورانی یا ظلماتی ہوتا ہے۔ اس آخرت میں انسان اپنے اعمال نیک یا بد کا مزہ چکھے۔ آخرت میں جو جسم ہو گا وہ اس جسم کی طرح کثیف نہیں ہو گا۔ بلکہ انتہائی لطیف ہو گا جس کے اندر اس سے بھی لطیف تر روح ہو گی اور یہ روحانی جسم اسی دنیا میں انسانی اعمال کے مطابق اچھا یا برا یا نورانی یا ظلماتی ہو گا۔ اگر کوئی برے کام چھپ کر بھی اس دنیا میں کرے گا تو آخرت میں اس کا نتیجہ انسان کی حالت میں ظاہر ہو جائے گا۔ جو سب کو نظر آئے گا۔ عالم معاد میں ترقیات لامتناہی ہیں۔ گرنے کا خطرہ نہیں ہو گا۔ روحانی سفر آگے ہی آگے مثبت طور پر جاری رہے گا۔ ہاں مختلف لوگ مختلف درجات میں ہوں گے۔ مگر ہردم ترقی کی طرف گامزن' مگر کوئی تھکاوٹ اور تکلیف نہ ہو گی۔

تیسرا سوال یعنی دنیا میں انسان کی زندگی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ کس طرح حاصل ہو سکتی ہے کا جواب۔

انسان کی زندگی کی غرض خالق ہی بتا سکتا ہے۔ مخلوق کا یہ کام نہیں کہ اپنی پیدائش کا کوئی مقصد مقرر کرے۔ سو خالق نے (کلام الٰہی) میں انسانی زندگی کے اصل مدعا کے حصول کے لئے متعدد وسائل بیان کئے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1۔ خدا پر ایمان یعنی انسان کسی مخلوق کو بھی خدا نہ سمجھے۔

> **ایک اچھی بات**
>
> چاہئے کہ ہم اپنے اعمال کو صاف کریں۔ اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کریں۔ اور غفلت نہ کریں۔

2۔ خدا کے حسن و جمال پر اطلاع پانا۔ حسن باری تعالیٰ اس کی وحدانیت ہے اور اس کی عظمت' بزرگی اور صفات ہیں۔

3۔ خدا کے احسان پر اطلاع پانا اور یہی وسیلہ محبوب حقیقی تک پہنچنے کا ہے۔

4۔ دعا۔ دعا کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اور اس کا حقیقی عبد بن سکتا ہے۔

5۔ مقصود حقیقی کو پانے کے لئے مجاہدہ

انسان کو اپنا مال اور اپنی طاقتیں اور صلاحیتیں خدا کی راہ میں خرچ کرنا ضروری ہیں۔ تاکہ انسان زندگی کے مقصود کو پالے اور اپنے خالق حقیقی کا وصال حاصل کرے۔

6۔ استقامت اور ثابت قدمی۔

7۔ راستبازوں کی صحبت اور ان کے کامل نمونوں کو اپنانا انسان طبعاً نمونے کا محتاج ہے اور کامل نمونہ شوق کو بڑھاتا اور ہمت کو بلند کرتا ہے۔

8۔ پاک کشف۔ پاک الہام اور پاک خوابیں۔ اگر انسان کو خدا کی طرف لے جانے والے راستہ میں ان امور سے تسلی نہ ملے تو وہ ناامید ہو کر قدم بڑھانا ترک کر سکتا ہے خدا کی طرف سے خوش خبریوں کے نتیجے میں انسان کی کمر ہمت بندھتی ہے اور وہ قرب الٰہی کی منازل تیزی سے طے کرتا ہے۔

چوتھے سوال یعنی کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے' کا جواب۔

کلام الٰہی کی رو سے علم کی تین قسمیں ہیں۔

اعمال کا اثر دنیا میں۔ انسان وحشیانہ حالت سے نکل کر با اخلاق انسان بنتا ہے اور پھر مزید ترقی کرتے کرتے باخدا انسان بن جاتا ہے۔ اعمال کا اثر عاقبت میں۔ نیک انسان کو خدا تعالیٰ روحانی اتصال سے کھلے کھلے دیدار کے طور پر نظر آئے گا اور اس کے نیک اعمال بہشت اور اس کے درختوں اور نہروں وغیرہ کی طرح متمثل ہو کر دکھائی دیں گے۔

پانچواں سوال علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا ہیں؟ کا جواب۔

علم الیقین:۔ کسی چیز کو براہ راست مشاہدہ نہ کرنا بلکہ کسی اور چیز کو دیکھ کر کسی دوسری چیز کے وجود کا استنباط کرنا۔ مثلاً دور سے دھواں دیکھ کر استنباط کرنا کہ وہاں آگ ہے۔ اگرچہ آگ کو آنکھوں سے دیکھا نہ ہو! علم الیقین کے حصول کے ذرائع عقل اور منقولات ہیں انسانی فطرت بھی علم الیقین کا ایک ذریعہ ہے۔ اگرچہ اس میں ظاہری انتقال نہیں مگر ایک لطیف انتقال ذہنی موجود ہے۔ مثلاً خدا کی ذات کے بارے میں کہ وہ کیسی ہونی چاہئے۔ کیا فطرت مانتی ہے کہ خدا کمزور ہو یا انسان کے ہاتھوں دکھ اٹھانے والا ہونا چاہئے یا ہو سکتا ہے' ہرگز نہیں۔

عین الیقین:۔ اس سے مراد براہ راست علم

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ ادیان عالم

مکرم رحمت اللہ شاکر

فیاضی اور غریب پروری

(1) حضرت عبید اللہ بن عباس آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بہت کم سن تھے۔ جب جوان ہوئے تو فیاضی آپ کے اخلاق کا طرہ امتیاز تھا۔ روزانہ دسترخوان کے لئے ایک اونٹ ذبح ہوتا جو حاجتمندوں کو کھلا دیتے۔ آپ کے بھائی نے اس کو اسراف قرار دیا اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ مگر آپ نے اس نیک عادت کو ترک کرنے کی بجائے روزانہ دو اونٹ ذبح کرنے شروع کر دیئے۔

(2) حضرت ابو شریح نے فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کیا تھا طبیعت بہت فیاض پائی تھی اور اعلان عام کر رکھا تھا۔ کہ جو شخص میرا دودھ۔ گھی بڑہ پائے۔ اسے اجازت ہے کہ اسے استعمال کرے ہر شخص میری چیزوں کو بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔

(3) حضرت ابو قتادہ کی پیدائش ہجرت نبوی سے اٹھارہ سال قبل ہوئی تھی۔ اس لئے قبول اسلام کے وقت عالم جوانی تھا۔ ایک دفعہ آپ آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ کہ ایک انصاری کا جنازہ لایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا۔ کہ اس پر کوئی قرض تو نہیں لوگوں نے عرض کیا کہ کچھ قرض ہے حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کوئی ترکہ بھی چھوڑا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ کچھ نہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ جنازہ پڑھ لیں حضرت ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اس کا قرض ادا کردوں۔ تو حضور ﷺ نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ چنانچہ ابو قتادہ اٹھے اور گھر سے روپیہ لا کر اپنے مرحوم بھائی کا تمام قرض بے باق کر دیا۔

(4) حضرت سعید بن العاص خاندان بنی امیہ کے ایک نوجوان رئیس تھے۔ جن کی دریا دلی اور فیاضی مشہور عام تھی۔ آپ کا معمول تھا کہ ہفتہ میں ایک روز تمام بھائی بھتیجوں اور متعلقین کو جمع کر کے دعوت طعام دیتے۔ حاجت مندوں کی امداد پارچات اور نقدی سے بھی کرتے۔ جمعہ کی ہر شب کو کوفہ کی مسجد میں دیناروں سے بھری ہوئی تھیلیاں نمازیوں میں تقسیم کراتے تھے۔ سوال کو کبھی رد نہ کرتے تھے۔ اور اس کا اس قدر خیال رکھتے تھے۔ کہ کسی حاجت مند کے سوال پر اگر کچھ پاس نہ ہوتا تو اسے ایک تحریر دے دیتے تھے۔ کہ بعد میں آکر وصول کرلے۔

(5) آپ کے متعلق ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ آپ ایک روز مسجد سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ ایک شخص پیچھے پیچھے ہو لیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا کوئی کام ہے اس نے کہا نہیں یونہی آپ کو تن تنہا آتے دیکھا تو ساتھ ہو لیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے فلاں غلام کو بلالاؤ اور کاغذ قلم دوات بھی منگواؤ۔ اس نے تعمیل کی۔ تو آپ نے اسے بیس ہزار کی ہنڈی تحریر کر دی۔ اور کہا کہ میرے پاس اس وقت روپیہ نہیں پھر کبھی آکر رقم وصول کر لینا۔ آپ کی وفات ہوئی تو دس ہزار اشرفی آپ پر قرض تھا۔ بیٹے نے پوچھا یہ قرض کیونکر ہوا تو کہا کہ کسی کی حاجت روائی کی اور کسی کو سوال سے پہلے دے دیا۔

(6) حضرت معاذ بن جبل نے عین عالم جوانی یعنی 36 سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ مگر طبیعت کی فیاضی اور غربا سے ہمدردی کا یہ حال تھا کہ وفات کے وقت تمام جائداد بیچ ہو چکی تھی۔

(7) حضرت سعد بن عبادہ کے پاس ایک مرتبہ ایک ضعیفہ آئی۔ اور کہا کہ میرے گھر میں چوہے نہیں ہیں۔ جس سے اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ اناج وغیرہ کچھ نہیں۔ کیونکہ چوہے وہیں ہوتے ہیں جہاں اناج وغیرہ ہو۔ آپ نے اس کی یہ بات سن کر کہا کہ سوال کا طریق نہایت عمدہ ہے اچھا جاؤ اور اب تمہارے گھر میں چوہے ہی چوہے نظر آئیں گے۔ چنانچہ آپ نے اس کا گھر غلہ روغن اور دوسری خوردنی اشیاء سے بھروا دیا۔

(8) حضرت زبیر بن العوام نے صرف ۱۶ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ لیکن اسلامی تعلیم کے رنگ میں بالکل رنگین تھے۔ آپ کے پاس قریباً ایک ہزار غلام تھے۔ جو روزانہ اجرت پر کام کر کے ایک معقول رقم لاتے تھے۔ مگر آپ اس میں سے ایک حبہ بھی اپنے یا اپنے اہل و عیال کے لئے خرچ نہ کرتے تھے۔ بلکہ سب کچھ صدقہ کر دیتے تھے۔

(9) حضرت زبیر کی فیاضی اس حد تک بڑھی ہوئی تھی۔ کہ باوجود اس قدر تمول کے بائیس لاکھ کے مقروض ہو گئے تھے۔

(10) حضرت زبیر کا دروازہ فقرا اور مساکین کے لئے ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ میں نے ان سے زیادہ بغیر غرض کے محض ہمدردی کے طور پر خرچ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(11) ایک مرتبہ حضرت طلحہ نے اپنی ایک جائداد سات لاکھ درہم میں فروخت کی۔ اور یہ رقم سب کی سب راہ خدا میں وقف کر دی۔ آپ کی بیوی سعدی بن عوف کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنے شوہر کو غمگین دیکھا۔ تو پوچھا کہ آپ ملول کیوں نظر آتے ہیں۔ کیا مجھ سے کوئی خطا سرزد ہوئی۔ آپ نے جواب دیا نہیں تم نہایت اچھی بیوی ہو۔ بات یہ ہے کہ میرے پاس ایک بڑی رقم جمع ہو گئی ہے۔ سوچ رہا ہوں کہ اسے کیا کروں۔ میں نے کہا کہ اسے تقسیم کر دیجئے۔ چنانچہ اسی وقت لونڈی کو بلایا اور چار لاکھ کی رقم اپنی قوم میں تقسیم کر دی۔

(12) حضرت جعفر نے بھی جو حضرت علیؓ کے بھائی تھے نوجوانی میں اسلام قبول کیا تھا۔ فیاضی اور غریب پروری آپ کا خاصہ تھا۔ مساکین اور غرباء کے ساتھ نہائت مشفقانہ سلوک کرتے تھے۔ ان کو اپنے گھر لے جاتے اور کھانا کھلاتے۔ حضرت ابو ہریرہ کی روائت ہے کہ میں نے آپ کو مسکینوں کے حق میں سب سے بہتر پایا ہے۔ وہ اصحاب صفہ کو اپنے گھر لے جاتے تھے۔ اور جو کچھ ہوتا سامنے لا کر رکھ دیتے تھے۔ حتی کی بعض اوقات شہد اور گھی کا خالی مشکیزہ لا کر سامنے رکھ دیتے۔ اور اسے پھاڑ کر ہم لوگ چاٹ لیتے تھے۔

(13) حضرت عبد اللہ بن عمر کا یہ معمول تھا کہ عام طور پر کسی مسکین کو شامل کئے بغیر کھانا نہ کھاتے تھے۔ ایک بار بعض لوگوں نے ان کی بیوی سے کہا کہ تم اپنے خاوند کی اچھی طرح خدمت نہیں کرتیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں کیا کروں۔ ان کے لئے کھانا تیار کرتی ہوں تو کسی نہ کسی مسکین کو شریک کر لیتے ہیں۔ ان کی بیوی نے فقرا سے کہلا بھیجا۔ کہ ان کے رستہ میں اب نہ بیٹھا کرو۔ مگر وہ مسجد سے نکلے تو ان کو گھر سے بلوا بھیجا آخر ان کی بیوی نے ان سے کہا کہ بلانے پر بھی نہ آیا کرو۔ چنانچہ ایک مرتبہ وہ نہ آئے تو اس رات آپ نے کھانا ہی تناول نہ فرمایا۔

(14) حضرت سعد بن عبادہ کی فیاضی مشہور دور و نزدیک تھی شام ہوتی تو ان کا ایک آدمی باآواز بلند پکارتا کہ جسے گوشت اور چربی کی خواہش ہو یہاں آئے۔ آپ اسی اسی اصحاب صفہ کو کھانا کھلاتے تھے۔

(15) حضرت قیس بن سعد انصار کے علم بردار اور دریادل آدمی تھے۔ ایک غزوہ میں جب سامان رسد کم تھا۔ آپ قرض اٹھا اٹھا کر ساری فوج کو کھانا کھلاتے رہے۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی اس غزوہ میں شامل تھے۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ انہیں روکنا چاہئے ورنہ باپ دادا کا سرمایہ لٹا دیں گے۔ لیکن جب ان کے والد کو علم ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کے لڑکے کو فیاضی سے روکنا چاہتے ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ سے شکایت کی۔ اور کہا کہ مجھے ان دونوں سے کون بچائے گا۔ جو میرے لڑکے کو بخیل کرنا چاہتے ہیں۔

(16) حضرت قیس بن عبادہ اس قدر فیاض تھے کہ آپ جہاں بھی جاتے۔ ایک آدمی گوشت اور مالیدہ کا پیالہ بھرا ہوا ساتھ لے کر چلتا۔ اور پکارتا جاتا کہ آؤ اور کھاؤ۔

(17) ایک دفعہ حضرت امام حسنؓ نے دیکھا کہ ایک شخص مسند میں بیٹھا ہوا خدا تعالیٰ سے دعا کر رہا ہے۔ کہ خدایا مجھے دس ہزار درہم عنائت فرما۔ آپ گھر واپس تشریف لائے۔ اور اسے اتنی رقم بھجوا دی۔ جس کے ملنے کی وہ دعا کر رہا تھا۔

(18) ایک مرتبہ ایک شخص جو حضرت علیؓ کا دشمن تھا مدینہ میں آیا لیکن اس کے پاس زاد راہ اور سواری نہ تھی۔ لوگوں نے اسے کہا کہ حضرت امام حسن کے پاس جاؤ۔ ان سے زیادہ فیاض کوئی نہیں۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے ایسے شخص کے ساتھ حسن سلوک کیا ہے جو آپ کا اور آپ کے والد ماجد دونوں کا دشمن ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا میں اپنی آبرو نہ بچاؤں۔

(19) حضرت امام حسن ایک دفعہ کھجوروں کے ایک باغ میں سے گزرے۔ تو دیکھا کہ ایک حبشی روٹی کھا رہا ہے۔ لیکن اس طرح کہ ایک لقمہ خود کھاتا ہے۔ اور دوسرا کتے کے آگے ڈال دیتا ہے۔ حتی کہ اس نے آدھی روٹی کتے کو کھلا دی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کتے کو دھتکار کیوں نہیں دیتے۔ اس نے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے۔ آپ نے اس کے آقا کا نام دریافت کیا اور اس سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں یہیں رہنا۔ وہ تو وہیں کام کرتا رہا۔ اور آپ اس کے آقا کے پاس پہنچے۔ اور باغ اور غلام دونوں چیزیں اس سے خرید کر واپس آئے۔ اور غلام سے فرمایا کہ میں نے تمہیں معہ اس باغ کے تمہارے آقا سے خرید لیا ہے۔ اور تمہیں آزاد کر کے یہ باغ تمہارے نام ہبہ کرتا ہوں۔ غلام نے یہ بات سنی تو کہا کہ آپ نے جس خدا کے لئے مجھے آزاد کیا ہے۔ اسی کی راہ میں یہ باغ صدقہ کرتا ہوں۔

سبحان اللہ ایک طرف رحم دل اور نیک عادات کی قدر و قیمت دیکھئے فیاضی پر نظر ڈالئے اور پھر دوسری طرف سیر چشمی اور بے نیازی ملاحظہ فرمائے۔ کہتے ہیں کہ غلامی انسانی فطرت کو مسخ کر دیتی ہے۔ اسے انسانیت کے اعلیٰ جوہر سے محروم کر دیتی ہے بلند اخلاقی اور فراخ حوصلگی کو مٹا کر تنگ نظری اور تنگدلی پیدا کر دیتی ہے۔ لیکن اسلام کے اندر کیا تاثیر تھی۔ اور رسول پاک ﷺ کے پاک صحبت کا کس قدر اثر تھا کہ مسلمانوں کے غلام بھی فیاضی اور بے نیازی میں بادشاہوں سے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دنیا کی دولت اور اس کے مال نہ ان کو اپنی طرف مائل کر سکتے تھے۔ اور نہ جسمانی غلامی اور ظاہری بے بسی ان کی روحانی بلند پروازیوں کی راہ میں حائل ہو سکتی تھی۔ اسلام نے ان کے اندر وسعت قلب اور خیالات کی ایسی بلندی پیدا کر دی تھی۔ کہ ان کو اپنی تنگدستی کا احساس تک باقی نہ رہا تھا۔

(20) حضرت امام حسین بے حد فیاض تھے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں کثرت کے ساتھ اموال خرچ کرتے تھے۔ کوئی سائل کبھی آپ کے دروازہ سے واپس نہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک سائل آیا۔ آپ نماز میں مشغول تھے۔ سائل کی آواز سنکر آپ جلدی جلدی نماز سے فارغ ہوئے اس پر نگاہ ڈالی۔ تو چہرہ پر فقر و فاقہ کے آثار دکھائی دیئے۔ آپ نے اپنے خادم سے پوچھا کہ گھر میں کچھ ہے۔ تو لاؤ اس نے کہا آپ نے دو سو درہم جو اہل بیت میں تقسیم کرنے کے لئے دیئے تھے۔ وہ ابھی تقسیم نہیں ہوئے۔ اس کے سوا کچھ نہیں آپ نے فرمایا کہ لے آؤ۔ اب اہل بیت سے زیادہ مستحق ایک شخص آگیا ہے چنانچہ وہ تھیلی اس سائل کے حوالہ کر دی۔ اور اس وقت اس سے زیادہ نہ دے سکنے پر معذرت بھی کی۔

(21) حضرت اسماء بنت ابو بکر کی شادی ہوئی تو ان کے شوہر حضرت زبیر بالکل غریب تھے اور اس لئے انہیں نہایت تنگی سے گزر اوقات کرنی پڑتی تھی۔ مگر اس تنگی نے ان کی طبیعت میں کوئی تنگدلی پیدا نہیں کی تھی۔ اور اسلامی تعلیم انسان کے اندر جو بلندی خیال پیدا کرتی ہے۔ اپ پر قطعاً اثر انداز نہیں ہو سکی تھی۔ ان کی بہن حضرت عائشہ کے ترکہ میں سے ان کے حصہ میں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

مکرم چوہدری احمد مختار صاحب

جامعہ المبشرین سے فراغت کے بعد مرکزی دفاتر کے طریق کار وغیرہ کی واقفیت کے لئے کچھ عرصہ دفاتر میں کام پر لگا دیا جاتا تھا۔ ان مراحل سے گزرنے کے بعد بالعموم کسی جماعت میں تقرر ہو جاتا تھا۔ خاکسار ان مراحل سے فارغ ہو چکا تو جماعت کراچی میں تقرر عمل میں آیا۔ اس زمانہ میں کراچی وفاقی اور صوبائی صدر مقام ہونے کی وجہ سے اور شملہ اور دہلی سے احمدی سرکاری ملازمین کی کراچی آمد کی وجہ سے ایک بہت بڑی جماعت کی حیثیت اختیار کر گیا۔ کراچی کی جماعت کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کی امارت ایک غیر معمولی انتظامی قابلیت رکھنے والے بہت ہی مخلص اور محنتی خادم سلسلہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کے بھائی حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب کے سپرد تھی۔ حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب ایک درویش منش انسان تھے۔ اپنی خاندانی وجاہت اور جماعتی مقام اور عہدہ کے باوجود ہر شخص سے عزت و احترام سے پیش آنا آپ کا معمول تھا۔ ہر احمدی بھائی کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے اور اگر کسی افسر کے پاس جانے کی ضرورت پیش آئی تو یہ ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ کہ اس سے پہلے سے واقفیت ہو یا پہلے اس سے واقفیت پیدا کی جائے بلکہ صحیح اور جائز کام کرانے کے لئے بے دھڑک ہر کسی سے جا ملتے اور کم ہی کبھی ایسا ہوا ہو گا کہ جس حاجت مند کی حاجت روائی کے لئے آپ نے کوشش کی ہو اسے کامیابی حاصل نہ ہوئی ہو۔

حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب کے زمانہ میں جماعت نے مثالی ترقی حاصل کی اور یہ جماعت مرکزی عہدیداروں اور دوسری جماعتوں کے نزدیک بہت قابل رشک مقام پر فائز تھی۔ اس جماعت کو ایک اور خصوصیت یہ بھی حاصل تھی کہ اسے حضرت مولوی عبدالمالک خان صاحب جیسے بے نفس۔ دلیر۔ جری عالم باعمل مربی کی خدمات حاصل تھیں۔ امیر صاحب اور مربی صاحب میں مثالی مفاہمت اور تعاون پایا جاتا تھا۔ ایک اور نمایاں چیز جسے اس جماعت کی خصوصیت ہی کہنا چاہئے یہ بھی تھی کہ ان ہر دو بزرگوں کی کوشش۔ توجہ اور دعاؤں سے دوسرے عہدیداروں میں بھی خلوص و محنت کی خوبی نمایاں تھی۔ حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب کچھ عرصہ کے لئے کراچی سے حیدر آباد تبدیل ہو گئے مگر جماعت کراچی کی امارت آپ ہی کے سپرد رہی۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والوں میں مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب مکرم چوہدری احمد مختار صاحب اور مکرم میجر شمیم صاحب بہت نمایاں تھے۔ آپ کی وفات کے بعد مکرم شیخ رحمت اللہ امیر مقرر ہوئے۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نائب امیر مقرر ہوئے اور میجر صاحب جو اب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے ہیں جماعت کے جنرل سیکرٹری کی خدمات پر مقرر ہوئے۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے ایک عرصہ تک نائب امیر کے طور پر خدمات سرانجام دیں اس کے بعد آپ جماعت کراچی کے امیر مقرر ہوئے تو آپ کے جذبہ خدمت و قربانی کے جوہر زیادہ نمایاں ہو کر نظر آنے لگے۔

مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کے متعلق ان کی کاروباری مصروفیات کی وجہ سے عام تاثر یہ تھا کہ ان کی علمی قابلیت محدود ہو گی تاہم یہ امر بہت ہی خوشگوار حیرت کا باعث تھا کہ آپ کی تقاریر' وسعت مطالعہ۔ عام معلومات اور قوت حافظہ کا بہت عمدہ ثبوت' مظاہرہ تھیں۔ بعض اوقات تو یہ صورت بھی ہو جاتی تھی کہ چھوٹی سی بات پھیلتے پھیلتے اور بات میں سے بات نکلتے نکلتے اچھی خاصی مفصل تقریر ہو جاتی جس میں سننے والے کی دلچسپی کی بہت سی باتیں ہونے کی وجہ سے اکتاہٹ وغیرہ بھی محسوس نہ ہوتی۔

مکرم چوہدری صاحب سلسلہ کے مشہور صحافی اور بزرگ شاعر جناب ثاقب زیروی صاحب کے بہت مداح تھے۔ جب کبھی ثاقب صاحب کراچی جاتے مکرم چوہدری صاحب مختلف تقاریب پیدا کر کے دلچسپ مجالس لگاتے اور اپنی ادبی دلچسپی کا ثبوت دیتے۔ آپ اردو عربی انگریزی تو اچھی جانتے ہی تھے مگر آپ کا اصل موضوع اور دلچسپی پنجابی زبان سے تھی۔ جب کبھی پنجابی زبان کے متعلق بولنے کا موقع ملتا تو آپ بڑے وثوق اور یقین سے بیان کرتے کہ میرے نزدیک عربی کے بعد سب سے وسیع زبان پنجابی ہے اس دعویٰ کے ثبوت میں آپ بے شمار دلچسپ مثالیں بھی دیا کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں بہت لطیف حس مزاح تھی اور دوستوں کی مجلس میں آپ کے بیان کردہ لطائف اور برجستہ تبصرے بہت پر لطف ہوتے تھے۔

مکرم چوہدری صاحب کو دعاؤں کی قبولیت پر یقین کی بہت بڑی دولت حاصل تھی۔ ہر اہم اور مشکل موقع پر خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا اور دعا کا التزام کرنا آپ کی عادت میں داخل تھا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ بڑے شوق و رغبت سے کرتے اور اسی وجہ سے آپ کو کتب و ملفوظات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا انڈیکس تیار کرنے کی توجہ ہوئی۔ یہ بہت ہی لمبا اور مشکل کام تھا مگر چوہدری صاحب نے مسلسل کم و بیش تیس سال اس منصوبہ پر روزانہ کام کیا آپ بتایا کرتے تھے کہ میں روزانہ تین چار گھنٹے اس کام کے لئے وقف رکھتا ہوں۔ جب آپ نے یہ کام شروع تو خاکسار ان دنوں کراچی میں ہی تھا اور اس سلسلہ میں آپ سے گفتگو کرنے اور ابتدائی کام کا مسودہ دیکھنے کا موقع بھی ملا۔ غالباً یہ کام مکمل ہو چکا ہے اگر اس کی اشاعت کا انتظام ہو سکے تو کئی لحاظ سے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

مکرم چوہدری صاحب نے جماعت کراچی کی امارت کے زمانہ میں آہستہ آہستہ اپنے آپ کو اپنے دنیوی کاروبار سے بہت حد تک فارغ کر لیا تھا اور جماعت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہنے لگے تھے گویا عملاً آپ خدمت سلسلہ کے لئے وقف تھے۔ اللہ تعالیٰ اجر جزیل سے نوازے۔

OOO

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

محترم چوہدری صاحب ایک دلنواز اور دلربا شخصیت کے مالک تھے۔ باوصف دیگر خوبیوں کے آپ صلہ رحمی اور دوست پروری میں بھی ایک مثالی نمونہ تھے۔ حفظ مراتب کا خیال رکھتے تھے۔ نکاح ثانی کے ناطے خاکسار کا آپ سے ایک تعلق رشتہ داری قائم ہو گیا تھا۔ اس ربط و ضبط سے آپکی زندگی کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ میسر آتا رہا۔ باہمی تعلق کو بڑھانے والے تھے۔ فیصل آباد تشریف لاتے تو یاد فرماتے ملاقات میں چاہت اور اپنائیت کا رنگ نکھرا نکھرا اور کھلا کھلا نظر آتا۔

بڑے پر تپاک انداز میں ملتے جیسے دل کی کلی کھل اٹھی ہو۔ آپ سلسلہ سے گہری محبت رکھنے والے وجود تھے۔ سلسلہ کی غیرت کا بے پناہ جذبہ دل میں موجزن تھا۔ اس میں جسمانی رشتوں کو بھی آڑے نہیں آنے دیتے تھے۔ بے کم و کاست اور بے خوفی سے بات کرتے۔ اور سلسلہ کے وقار کو برقرار رکھتے۔

ایک نشست میں جب آپ ایک عزیز کے ہاں تشریف فرما تھے۔ جماعت پر قانونی قدغن اور پابندیوں کے تناظر میں حالات و واقعات پر سلسلہ گفتگو چل نکلا۔ دوران گفتگو اس عزیز کے منہ سے ایک ایسی بات نکلی جو خلاف واقعات اور سلسلہ کے وقار کے منافی بات تھی۔ آپ نے فوری نوٹس لیا اور معقول دلائل اور انداز میں سلسلہ کا ایسا دفاع کیا کہ وہ صاحب اپنی غلطی کو محسوس کرنے لگے۔ قوت استدلال کا اپنا ایک رنگ تھا۔ محترم چوہدری صاحب کو بات کرنے کا ڈھنگ بھی تھا۔ کراچی جانے کا جب بھی موقعہ ملا۔ محترم چوہدری صاحب سے ملاقات کے مواقع ملتے رہے۔ مکرم سید نوید احمد ظفر صاحب آف گرین ٹاؤن کراچی کی شادی کی تاریخ طے تھی کہ عزیزم شدید بیمار ہو گئے۔ عزیزم چوہدری صاحب اور خاکسار دونوں کے مشترکہ عزیز تھے۔ آپ عیادت کے لئے تشریف لاتے دعا کرتے حوصلہ دیتے دن کے کسی نہ کسی حصہ میں ضرور آتے۔ بیماری کی شدت کی وجہ سے عزیزم کو مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج رہنا پڑا۔ لیکن آپ ہر جگہ عیادت کیلئے پہنچ جاتے۔

عیادت بھی عملی رنگ میں کرتے۔ محض زبانی جمع خرچ سے کام نہ لیتے۔ اس موقعہ پر آپ نے ایک معقول رقم بغرض علاج باصرار دی۔ انداز حکیمانہ تھا۔ نمود و نمائش کا شائبہ تک نہ تھا۔ اس انداز میں رقم حوالہ کر رہے تھے کہ پاس بیٹھنے والوں کو کانوں کان خبر نہ ہوتی۔ اگر دونوں جانب کا اصرار نہ بڑھتا۔ محترم چوہدری صاحب کی بزرگانہ حیثیت غالب آئی اور تب معاملہ ٹھنڈا پڑا۔ زیر لب دعائیں کرتا پایا۔ کراچی میں جہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے یعنی 613 گرین ٹاؤن وہ تو آپ کا دوسرا گھر تھا۔ آپ تشریف لاتے تو چہرے خوشی سے تمتما اٹھتے۔ بچونکو پیار کرتے۔ موقعہ و محل کے مطابق سلسلہ گفتگو شروع کرتے۔ خوش مذاق بھی تھے۔ محفل کو کشت زعفران بنائے رکھتے۔ برمحل لطائف بیان کرتے۔ محترمہ پروین مختار صاحبہ کے عزیز و اقارب کا خیال رکھتے۔ انکی دلداری کرتے۔ انہی عزیزوں میں سے ایک عزیز نے ایک موقعہ پر آپ سے ایک چیز مستعار لی۔ کسی نے یاد کروایا کہ چوہدری صاحب چیز واپس ملی ہے یا ہنوز انتظار واپسی ہے۔ ایک برمحل لطیفہ سنا کر کہنے لگے۔ پیروں کے پاس ہے۔ کچھ زائد ہی ساتھ لائے گی۔ بات واقعی باون تولے پاؤ رتی تھی۔ آپ بااعتماد دوست ہی نہ تھے بلکہ باوفا ساتھی بھی تھے۔ صائب مشورہ دیتے۔ دوسرں کے اعتماد پر پورا اترنے والے تھے۔ کسی کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچاتے۔ بلکہ ایسی بااعتماد ہستی کہ آدمی کھلے ذہن و قلب کے ساتھ ان سے بات کر لیتا تھا۔ جن احباب کو محترم چوہدری صاحب سے تعلق رہا ہے۔ وہ آپ کے اس وصف سے خوب آگاہ ہیں۔ ایک نشست میں مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بھی آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے آپ کے اس وصف کو بیان فرمایا۔ محترم چوہدری صاحب کو جو تعلق دوستی مولانا صاحب سے تھا۔ وہ گہرا اور پختہ تھا۔

محترم چوہدری صاحب انتھک قسم کے انسان تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب مبارکہ کے انڈیکس تیار کرنے میں جس عرق ریزی اور محنت سے کام کرتے رہے۔ وہ قابل رشک ہے۔ روزانہ کم و بیش چار گھنٹے اس کام پر صرف کرتے۔ ایک دفعہ خاکسار نے کام کی نوعیت اور صرف شدہ وقت کے حوالہ سے معاونین مقرر کرنے کے بارے میں ذکر کیا۔ تو بتانے لگے کہ میری حسب منشا کوئی کام کرنے والا ملتا نہیں۔ ایک دفعہ معاونین مقرر کئے۔ ان سے کام بن نہ پڑا۔ واپس انکی ڈیوٹی پر انکو بھیج دیا تاکہ سلسلہ کا حرج نہ ہو۔ اس لئے خود ہی کام کرتا ہوں۔ شاعری کی طرف بھی قدرے میلان رکھتے نظر آتے تھے۔ کوشش بھی کرتے رہے۔ ہفتہ وار "لاہور" میں کسی زمانہ میں آپ کے کلام کا نمونہ پڑھنے کو ملا۔ لگتا ہے کہ اس کوچہ میں آپ کا قدم اٹھا نہیں۔ ذاتی طور پر خاکسار کو اس موضوع پر آپ سے گفتگو کا موقعہ نہ ملا۔ محترم ثاقب صاحب کا فرمانا مستند ہو گا۔ کیونکہ آپ بھی محترم چوہدری صاحب کے حلقہ احباب میں تھے۔ القصہ مختصر کہ آپ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

OOO

○ دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک واقفین نو بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔

○ بچپن سے واقفین نو کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 14- مارچ 1997ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 بزم مشاعرہ- رحمت قرنی اور غلام علی بلبل کشمیر کے ساتھ ایک شام-
3-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع -(دوبارہ)-
4-00 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 کوئز پروگرام- سیرت نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن -(دوبارہ)
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 22 (94-5-5) حصہ اول (دوبارہ)-
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 ڈچ زبان سیکھئے (دوبارہ)-
10-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام- کوئز- ناصرات و اطفال-
1-00 بزم مشاعرہ- رحمت قرنی اور غلام علی بلبل کشمیر کے ساتھ ایک شام-
2-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
3-00 اردو کلاس -(دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 درود اور نظم-
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن 97-3-14-
7-15 (رات) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
8-15 کمپیوٹرز ہر ایک کے لئے- حصہ اول- (نیا ہفتہ وار پروگرام)-
9-00 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 سواحیلی پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت اما جماعت احمدیہ-

ہفتہ 15- مارچ 1997ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس -(نیا)-
2-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجوب الحق صاحب
3-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 97-3-14 (دوبارہ)-
4-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن 97-3-14 (دوبارہ)-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 کمپیوٹرز- ہر ایک کے لئے- حصہ اول نیا ہفتہ وار پروگرام -(دوبارہ)-
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر سید احمد علی شاہ صاحب-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 97-3-15 (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع -(دوبارہ)-
12-00 (دوپہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن- 97-3-14 (دوبارہ)-
1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
1-45 لقاء مع العرب-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 مجلس سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ- محمود ہال لندن (86-3-1)-
7-30 (رات) بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-3-15)-
8-30 کینیڈین ڈسک-
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
10-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں-

اتوار 16- مارچ 1997ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-3-15) (دوبارہ)-
4-00 چینی زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ڈسک (دوبارہ)-
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں-
10-00 بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 97-3-15 (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں-
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام کوئز- سیرت نمبر 2-
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 مجلس سوال و جواب- حضرت صاحب کے ساتھ محمود ہال لندن (95-3-26)-
7-30 (رات) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (97-3-16)-
8-30 اراؤنڈ دی گلوب- احمدیت صحرا میں حصہ اول-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 البانین پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- بچوں کا مشاعرہ-

○○○

بقیہ صفحہ 4

ایک جائیداد آئی جسے فروخت کرنے سے ایک لاکھ درہم وصول ہوئے۔ جس شخص نے مالی مشکلات کا سامنا کیا ہو۔ اور تنگدستی میں مبتلا رہ چکا ہو۔ ہاتھ میں کوئی رقم آنے پر طبعًا وہ جزرسی کی طرف مائل ہوتا اور اسے سنبھال سنبھال کر رکھتا ہے۔ لیکن انسانی فطرت کے بالکل برعکس حضرت اسماء نے یہ ساری رقم اپنے غریب اور محتاج اعزہ پر خرچ کردی۔

صحابہ کرام کی فیاضی اور سیر چشمی کی یہ چند ایک مثالیں ہر ایک انصاف پسند اور حقیقت آگاہ کو اس امر کے اقرار پر مجبور کریں گی۔ کہ دنیا کی تاریخ اور مختلف اقوام و ملل کے حالات اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ فیاضی سے کام لینے والے اور رفاہ عام پر اپنی دولت کو خرچ کرنے والے بے شک آج بھی بعض لوگ نظر آتے ہیں۔ لیکن صحابہ کرام کی فیاضی کے اندر جو بے نفسی خدا ترسی اور ہمدردی نظر آتی ہے۔ وہ کہیں اور دکھائی نہ دے گی۔ افسوس ہے کہ اس موضوع پر تفصیلی بحث اس وقت ہمارے پیش نظر نہیں۔ اس لئے صرف ایک اصولی فرق کی طرف اشارہ پر اکتفا کرنے پر مجبور ہیں۔ لیکن اس پر جتنا زیادہ غور کیا جائے۔ ہمارے خیال کی تصدیق ہوتی جائے گی۔

اس کے علاوہ اس ضمن میں ایک اور قابل غور پہلو یہ ہے کہ صحابہ کرام کی فیاضیوں کے دریا کی روانی صرف ان کے بھائی بندوں رشتہ داروں۔ دوستوں اور بنی نوع انسان تک ہی محدود نہ تھی بلکہ مندرجہ بالا امثلہ آپ پر یہ بھی واضح کریں گی۔ کہ اس میں دوست دشمن بلکہ جنس و غیر جنس تک کی تمیز نہ تھی۔ فخر موجودات اور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود جس طرح رحمتہ للعالمین تھے۔ اسی طرح آپ کے فیض صحبت سے تربیت یافتہ مرد و عورت بھی اپنی رحمت اور فیاضی کے دائرہ کو ہر ممکن حد تک وسعت دینے کی کوشش کرتے تھے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

ہے یعنی یقین اور اس کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو مثلاً آگ کو آنکھ سے دیکھنا نہ کہ دور سے دھواں کر سمجھ جانا کہ وہاں آگ موجود ہے زندہ خدا کا انا الموجود کہنا معرفت کا مرتبہ عطا کرتا ہے۔ وہ الہام جو عین الیقین کا مرتبہ عطا کرتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ہی نشست میں بندہ اپنے رب سے کچھ عرض کرے اور خدا اسے جواب دے' پھر کوئی اور عرض کرے اور خدا جواب دے اس طرح دس بار بندہ مختلف معروضات خدا کے سامنے پیش کرنے اور خدا اسے جواب دے۔ یہ وہ الہام ہے جس سے عین الیقین والا علم حاصل ہوتا ہے۔ کامل علم کا ذریعہ در حقیقت الہام ہی ہے۔

حق الیقین:۔ جس طرح مال تجارت سے بڑھتا ہے۔ ایسا ہی علم عملی مزاولت سے اپنے روحانی کمالات کو پہنچتا ہے۔ مزاولت سے علم میں نور آجاتا ہے۔ اور یہی علم کا حق الیقین کے مرتبے تک پہنچتا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کی زندگی کے دو زمانے ہیں۔ یعنی دکھوں اور کامیابی کے زمانے۔ آنحضرتؐ نے شدید دکھوں اور تکلیفوں اور اذیتوں کا لمبا زمانہ انتہائی صبر و شکر سے گزارا۔ معجزانہ ثابت قدمی دکھائی بلکہ اس دور میں آپ کے اخلاق عالیہ خوب ظاہر ہوئے۔ فتحیابی کے بعد مخالفوں پر پورا اقتدار رکھنے کے باوجود فیاضانہ معافی کا اعلان فرمایا۔ لوگوں نے آپؐ کے اخلاق دیکھ کر گواہی دی کہ جب تک خدا کی طرف سے اور حقیقتاً راست باز نہ ہو وہ یہ اخلاق ہرگز نہیں دکھلا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دشمنوں کے پرانے کینے یکلخت دور ہو گئے۔ روحانی حالتوں کا منبع اور سرچشمہ نفس مطمئنہ ہے۔ جو انسان کو با اخلاق ہونے کے مرتبہ سے باخدا ہونے کے مرتبہ تک پہنچاتا ہے۔

سناتن دھرم کے پنڈت گوپی ناتھ صاحب نے اپنے مذہب کی چھ خوبیوں کا ذکر کیا جو سوالات مندرجہ بالا کے جواب پر مشتمل نہ تھیں۔

ہندو شاستر سے پنڈت بھانودت نے صرف تیسرے سوال کا ذکر کیا مگر ساری تقریر اس کی تشریح سے خالی تھی اور ان کا مضمون باقی سوالات کے جواب سے تہی تھا۔ منشی امام الدین نے کہا کہ میں نہ عیسائی ہوں نہ موسائی نہ محمدی۔ میں مسلمان ہوں اور ماننے والا ہوں عملی طور پر تورات' انجیل اور قرآن کا۔ ان کی تقریر میں نہ دعویٰ تھا نہ دلیل۔

آریہ سماج کے ماسٹر درگا پرشاد نے اپنے مضمون میں بالترتیب پانچوں سوال کا ذکر کیا مگر کہیں بھی ان سوالات کا جواب نہ دیا۔

عیسائی مذہب کی طرف سے مسٹر جان مارسیس پیش ہوئے۔ آپ نے ادھر ادھر کی باتیں کیں مگر زیر بحث امر کی طرف التفات آخر چند لفظوں میں ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر سامعین کو سوالات کے جوابات کا انتظار رہا۔

اخبار چودھویں صدی نے یکم فروری 1897ء کو جو ریویو جلسہ کے بارے میں لکھا۔ اس میں مرزا صاحب کے لیکچر کے علاوہ باقی لیکچر کے بارے میں لکھا "دیگر مذاہب میں سے جتنے لوگوں نے لیکچر دیئے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ جلسہ کے مستفسرہ سوالوں کے جواب بھی نہیں تھے۔" اس کے برعکس مرزا صاحب کے لیکچر کے بارے میں لکھا کہ "مولوی عبدالکریم صاحب نے لیکچر شروع کیا اور کیسا شروع کیا کہ تمام سامعین لٹو ہو گئے۔ فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند تھی اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین سے فرمائش کی جاتی تھی۔ عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا۔" مزید لکھا کہ "مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت اور دیگر اسپیکروں کے لیکچروں میں امتیاز اس قدر کافی ہے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت خلقت اس طرح آگری جیسے شہد پر مکھیاں۔ مگر دوسرے لیکچروں کے وقت بوجہ بے لطفی بہت سے لوگ بیٹھے بیٹھے اٹھ جاتے" اور آخر میں لکھا کہ "اس جلسہ میں (دین حق) کا بول بالا رہا اور تمام غیر مذاہب کے دلوں پر (دین حق) کا سکہ بیٹھ گیا۔ گو زبان سے وہ اقرار کریں یا نہ کریں۔"

بطور حرف آخر سوامی جی کے بارے میں ہم اپنی اس رائے کے اظہار کرنے سے نہیں رک سکتے کہ ان سے جلسہ مذاہب میں مقرر کردہ سوالات کی توقع بعید نظر آتی ہے کیونکہ یہ سوالات تو ایک کامل مذہب کے پرکھنے کے لئے ہونے چاہئیں۔ جبکہ سوامی جی تو اپنی تقریر مندرجہ رپورٹ جلسہ مذاہب کے مطابق سب لوگوں کو صرف اکٹھے کرنے کی فکر میں تھے۔ اس میں تو وہ کامیاب ضرور ہوئے مگر یہ سوالات جو کامل مذہب کی کھوج لگانے والے ہیں کسی مرد کامل کے ہی ہو سکتے ہیں ہماری رائے میں وہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذات گرامی ہے جو اس تمام کارروائی کے لئے ایک طور پر پشت پناہ بھی رہی۔ جنہوں نے اس جلسہ کا مضمون قلم برداشتہ لکھا اور رب العرش نے قبل از وقت آپ کو بتا دیا کہ "مضمون بالا رہا" اسے آپ کے ایک مرید سابق ہریش چندر کے ذریعے 22۔ دسمبر 1896ء کی رات بذریعہ اشتہارات مشتہر کرنے کے لئے بھجوایا گیا اور یہ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ گاہ میں بھی تقسیم کئے گئے۔

پہلے پہل یہ جلسہ ٹاؤن ہال لاہور میں ہونا قرار پایا تھا مگر اس کی مختلف لوگوں کی طرف سے بہت مخالفت ہوئی اور یہ جلسہ ٹاؤن ہال لاہور میں نہ ہو سکا۔ جیسا کہ دھنپت رائے سیکرٹری جلسہ نے بھی اپنی اختتامی تقریر میں کہا کہ "بڑا افسوس ہے کہ ہمارے اس کام کی مخالفت بہت کچھ کی گئی۔" وغیرہ۔ وغیرہ۔ مخالفین کی تفصیل اور وجوہ مخالفت کا علم رپورٹ سے نہیں ہوتا۔

پھر سیکرٹری صاحب نے سادھو سوامی شوگن چندر صاحب (یہاں پر سیکرٹری صاحب نے لفظ شگن کی بجائے شوگن ہی استعمال کیا ہے۔) کا شکریہ ادا کیا ہے اور ان کے لاہور کے علاوہ مختلف مقامات سے چندہ وغیرہ کے ذریعے مدد بسلسلہ انعقاد جلسہ کا تذکرہ و شکریہ ادا کیا ہے۔

آخر میں سیکرٹری صاحب نے حاضرین سے پوچھا کہ اب اگر لوگوں کی پسند ہو تو جلسہ اگلے سال پھر ہو۔

سیکرٹری صاحب کے بیٹھ جانے کے بعد کتنے منٹ تک چاروں طرف سے ہندو، مسلمان، عیسائی، آریہ وغیرہ یک زبان ہو کر کہتے رہے کہ:

"یہ جلسہ ضرور ہو اور بالضرور ہو۔"

پریذیڈنٹ ایگزیکٹو کمیٹی جلسہ مذاہب درگا پرشاد صاحب نے دونوں جوانوں کا خاص طور پر ذکر کیا یعنی:

"خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج اور میاں معراج دین صاحب ٹھیکہ دار۔"

اور کہا کہ اگر ان دونوں کی کوششیں نہ ہوتیں، تو یہ کام سرانجام نہ پاتا۔ اگرچہ ان کی شمولیت کمیٹی میں سب سے اخیر تھی لیکن ان کی مدد سب سے اول تھی۔

سابق ہریش چندر صاحب کے مطابق جب خواجہ صاحب کے پاس موصوف نے بنڈل اشتہارات جناب مرزا حضرت غلام احمد قادیانی صاحب کھولا گیا تو ان کا چہرہ بجائے بشاش اور خوش ہونے کے افسردہ سا ہو گیا۔ بعد میں انہی خواجہ صاحب نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے مشن کی Main Stream سے علیحدگی اختیار کر لی اور چند ہی سالوں میں انہی متردد صاحب کا تذکرہ ہی معدوم ہو گیا۔

مگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے جلسہ مذاہب کی تقریر زیر عنوان "(-) اصول کی فلاسفی" کے نام سے چھاپی گئی اور اب تک لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر چار دانگ عالم میں اپنے تو کیا غیروں سے بھی خراج تحسین وصول کر رہی ہے اور ساتھ ہی سوامی شگن چندر کے نام کو بھی زندہ رکھے ہوئے ہے۔

کلکتہ کے اخبار "جنرل و گوہر آصفی" نے جلسہ کے بارے میں 24۔ جنوری 1897ء کی اشاعت میں لکھا کہ:

"اگرچہ جلسہ اعظم کا ہند میں یہ دوسرا جلسہ تھا۔ لیکن اس نے اپنی شان و شوکت اور جاہ و عظمت کی رو سے سارے ہندوستانی کانگریسوں اور کانفرنسوں کو مات کر دیا۔"

ooo

بقیہ صفحہ 1

حاصل کرے اور اس زندگی میں بھی وہ خدا میں ہو کر با آرام زندگی پائے اور اخروی زندگی (جو مرنے کے بعد انسان کو یقیناً ملنے والی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان سے وعدہ کیا ہے) میں بھی وہ فلاح کو حاصل کرے۔

فلاح کے معنی انتہائی کامیابی کے ہیں اور امام راغبؒ نے اپنی کتاب مفردات میں لکھا ہے کہ اخروی زندگی میں جو فلاح اور ابدی حیات طیبہ ایک صاحب ایمان کو ملے گی وہ چار خصوصیات کی حامل ہوگی۔

چار باتیں اس میں پائی جائیں گی اور وہ یہ ہیں:-

1۔ ایک ایسی ابدی زندگی جس پر کبھی فنا نہ آئے۔

2۔ ایک ایسی تونگری جس کے ساتھ کوئی احتیاج باقی نہ رہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسی عزت کہ جس کے ساتھ شیطانی ذلت کے اندھیرے کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

4۔ (-) وہ حقیقی علم جو جہالت کی تمام ظلمتیں اور اس کے اندھیروں کو دور کر دیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس غرض سے ایمان لائے ہو کہ ایک ابدی حیات تمہیں حاصل ہو۔ وہ حیات طیبہ تمہیں ملے جو ابدی فیوض کی حامل اور خدا تعالیٰ سے نئے سے نئے اور زیادہ سے زیادہ فیض اور برکتیں اور رحمتیں حاصل کرنے والی ہو۔ اور یہ ایک ایسی زندگی ہے جس کا تصور بھی ہم یہاں اس دنیا میں نہیں کر سکتے۔

(از خطبہ 25۔ ہجرت 1347ھ

(الفضل 31۔ اکتوبر 1975ء)

ooo

اطلاعات و اعلانات

اعلان داخلہ برائے جماعت ششم

○ نصرت جہاں اکیڈمی کی کلاس ششم میں داخلہ کے لئے فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31-3-97 ہے۔ داخلہ ٹیسٹ اردو اور ریاضی کے مضامین میں ہو گا۔ ٹیسٹ پانچویں کلاس کی Text Boks میں سے لیا جائے گا۔ ٹیسٹ 7-4-97 صبح ساڑھے آٹھ بجے اور انٹرویو 8-4-97 صبح نو بجے ہو گا۔ براہ کرم وقت کی پابندی کریں

نوٹ۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے آفس سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

تبدیلی تاریخ برائے داخلہ پریپ

کلاس نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

○ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ داخلہ ٹیسٹ برائے جماعت پریپ جو مورخہ 17۔ اپریل 1997ء کو ہونا تھا وہ اب 13۔ اپریل بروز اتوار 1997ء کو ہو گا۔ احباب تبدیلی نوٹ فرمالیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مبشر احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ)

مکرم مبشر احمد صاحب وغیرہ پسران مکرم عبدالواحد صاحب مکان نمبر 41 محلہ دار العلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 185-6/9285 خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ 76000 روپے جمع ہیں یہ رقم ہمارے والد صاحب کو ادا کر دی جائے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہے جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم عبدالواحد صاحب (خاوند)

(2) مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا)

(3) مکرم محمد منشا صاحب (بیٹا)

(4) محترمہ ثریا بیگم صاحبہ (بیٹی)

(5) محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

(6) محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

(7) محترمہ منور بانو صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

امداد مستحق مریضاں

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات کے عطیات بھی کافی ممد ہوتے ہیں۔ لہٰذا مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

امداد برائے مستحق طلباء

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13 - مارچ -1997ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ سینٹ کی 27 نشستوں کے انتخابات میں مسلم لیگ اور اے این پی کے اتحاد نے 13 نشستیں جیت لیں۔ سندھ سے پیپلزپارٹی کے سید قائم علی شاہ' آصف علی زرداری' اور ایم کیو ایم (حق پرست گروپ) کی حمایت سے ممتاز دانشور شاعر اور کالم نگار جمیل الدین عالی بھی جیت گئے۔ اب سینٹ کے الیکشن مکمل ہو جانے کے بعد 42 نشستوں میں سے 23 مسلم لیگ کو ملی ہیں' پیپلز پارٹی کو 3' جمہوری وطن پارٹی (بلوچستان۔ اکبر بگٹی) 3' جمعیت علمائے اسلام (ف) ۹ اور ایک آزاد رکن منتخب ہوا۔ بلوچستان سے میر ظفر اللہ جمالی آزاد رکن کے طور پر منتخب ہوئے۔ یہ تمام امیدوار چھ سال کی مدت کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔

○ احتساب بنچ بلوچستان ہائی کورٹ کی ہدایت پر گندم کا ایک ناجائز ٹھیکہ دے کر حکومت کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچانے کے الزام میں پیپلزپارٹی کے سابق وزیر اکبر لاسی' ان کا بھائی ستار لاسی اور بلوچستان اسمبلی کے موجودہ رکن عبدالکریم نوشیروانی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ عبدالکریم نوشیروانی سابق صوبائی وزیر خوراک ہیں۔

○ ایک خبر کے مطابق اے این پی نے سینٹ کی چیئرمین شپ کا مطالبہ کر دیا ہے۔ مسلم لیگ نے عندیہ دیا ہے کہ اس دفعہ سینٹ کا چیئرمین سرحد یا بلوچستان میں سے ہو گا۔ اگر یہ معاملہ طے نہ ہو سکا تو مسلم لیگ (ن) کے سرتاج عزیز کے چیئرمین سینٹ بننے کا امکان ہے۔

○ لی مارکیٹ کراچی میں ایک ہوٹل میں بم کا دھماکہ ہونے سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

○ سابق نگران وزیراعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ انتخابات شفاف تھے۔ سابق گورنر طارق رحیم کے بیان میں کوئی صداقت نہیں۔

○ پریس پر "نگرانی" کے تازہ صدارتی آرڈی ننس پر اخباری مالکان اور صحافیوں نے شدید احتجاج کیا ہے۔ اے پی این ایس کے صدر مجید نظامی نے کہا ہے کہ موجودہ حکمران بے نظیر کو طعنے دیتے تھے اب خود ایوان صدر کو آرڈی ننس فیکٹری بنا دیا گیا ہے۔ مصطفٰے صادق نے کہا کہ آرڈی ننس میں خامیاں ہیں زیڈ اے سلہری نے کہا کہ آرڈی ننس ہی جاری ہونے ہیں تو جمہوریت چل چکی! مجیب الرحمٰن شامی نے حکومت کی حمایت کی ہے اور کہا ہے یہ کوئی نیا آرڈی ننس نہیں ہے۔ پیپلزپارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ نیا آرڈی ننس اظہار آزادی رائے کا قاتل ہے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ مذہبی جماعتوں پر پابندی کی تجویز نہیں ہے۔ دہشت گردی کے خلاف خفیہ اداروں کو متحرک بنایا جائے گا۔ خفیہ ایجنسیاں ختم نہیں کی جائیں گی۔

○ لاہور میں آئی جی پولیس پنجاب نے کھلی کچہری میں تین تھانیداروں سمیت کئی اہلکاروں کو معطل کر دیا۔ اشتہاریوں کی فوری گرفتاری کا حکم دیا۔ ایک ایس پی کے خلاف تحقیقات کا اعلان کر دیا۔

○ بناسپتی گھی اور کوکنگ آئل کی قیمتوں میں کمی ہو گئی ہے۔ اس ماہ کے آخر تک مزید دو روپے کمی کی توقع ہے۔

○ پیر صاحب گولڑہ شریف اسلام آباد کمپلیکس ہسپتال میں انتقال کر گئے۔

○ فارن کرنسی اکاؤنٹس کی چھان بین کرنے والے افسران کے خلاف مقدمے درج کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نواز شریف حکومت نے 1992ء میں غیر ملکی کرنسی کے کھاتوں کی چھان بین پر پابندی لگا دی تھی۔ مگر انکم ٹیکس افسروں نے بے نظیر دور میں تحقیقات کیں۔

○ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس 26۔ مارچ کو ہو گا جس میں صدر مملکت خطاب کریں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف درندگی کا نشانہ بننے والی بچی کے پاس ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواحی گاؤں چک نمبر 267 گ۔ ب پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے بھیانک جرائم کرنے والوں کو عبرت کا نشان بنا دیا جائے گا۔ عوام کو تحفظ فراہم نہ کرنے والے پولیس افسروں کو رویہ بدلنا ہو گا۔ ورنہ گھر جانا پڑے گا۔ اگر وزیر اعلیٰ لوگوں کے پاس پہنچ سکتا ہے تو افسر ایسا کیوں نہیں کر سکتے۔

○ سابق نگران وزیراعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ اگر پارلیمانی نظام بھی ناکام رہا تو پھر نیا نظام لانا پڑے گا۔ نواز شریف سیاسی اتحاد' قیام امن' مالیاتی نظم وضبط کو مضبوط کریں تاکہ آئی ایم ایف کے پاس نہ جانا پڑے۔

○ مئی کے مہینے میں بھارت کے وزیراعظم دیوگاؤڑا کی وزیراعظم نواز شریف سے مالدیپ میں ملاقات ہو گی۔ جہاں دونوں سربراہ سارک سربراہی ملاقات میں اکٹھے ہوں گے۔ بھارتی وزیر خارجہ نے یہ تفاصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ملکوں کے سربراہوں کے درمیان سات سال کے عرصے کے بعد یہ پہلی ملاقات ہو گی۔

○ سینٹ کے انتخابات میں ایک ایک ووٹر نے 70 لاکھ روپے اپنی قیمت وصول کی۔ یہ ووٹر صوبائی اسمبلیوں کے ارکان ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بعض اراکین صوبائی اسمبلی نے ڈبل کراس کیا اور دونوں اطراف سے بھاری رقوم وصول کر لیں۔ ایسا کم از کم ایک واقعہ صوبہ سرحد کے انتخابات میں پیش آیا۔ سینٹ کے ایک امیدوار نے ۱۱۔ ووٹروں کو بھاری رقوم دیں مگر وہ انتخاب ہار گیا کیونکہ ووٹروں نے مخالف امیدوار سے بھی (شاید اس سے زیادہ) رقوم وصول کر لی تھیں۔

○ پیپلزپارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ اقتدار کی سیاست سے باہر رہنے کا جو اعلان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کیا ہے وہ ان کی ذاتی رائے ہے۔ پارٹی کو ان کی ضرورت ہے۔ اور پارٹی چاہتی ہے کہ بے نظیر پارٹی کی سربراہ رہیں۔

○ سندھ کے گورنر کمال اظفر نے استعفیٰ دے دیا ہے تاکہ ان کی جگہ پر نیا گورنر مقرر کیا جا سکے۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب صدر کا خصوصی پیغام لے کر کویت پہنچ گئے ہیں وہ 23۔ مارچ کو اسلامی ممالک کے سربراہان کی کانفرنس کے لئے دعوت نامہ دیں گے۔

○ فلور کراسنگ پر پابندی کا جو آرڈی ننس چند روز میں متوقع ہے اس میں پارٹی بدلنے والے رکن اسمبلی کو آئندہ انتخابات میں حصہ لینے سے محروم کر دیا جائے گا۔

○ پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر فاروق لغاری نواز شریف کو ہٹانے کے لئے اقتصادی بدحالی کا انتظار کر رہے ہیں۔ سنگاپور کے اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو بھرپور اکثریت حاصل ہے اس لئے انہیں آٹھویں ترمیم منسوخ کرا دینی چاہئے۔ انہوں نے کہا میرے خیال میں عوام اب بھی مجھے چاہتے ہیں۔ میں نے وزیراعظم بن کر ملک و قوم کی بھرپور خدمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر موجودہ انتخابات منصفانہ ہوتے تو میری پارٹی اکثریت حاصل کرتی۔

○ سابق نگران وزیر اعلیٰ پنجاب میاں افضل حیات نے کہا ہے کہ انتخابات سب کے سامنے ہوئے۔ ویسے خواجہ طارق رحیم کو "کچھ زیادہ ہی پتہ" ہوتا ہے۔

○ وفاقی کابینہ میں توسیع کی جائے گی اور وزراء کی دوسری کھیپ 17۔ مارچ کو حلف اٹھائے گی۔

○ خلیج کے اخبار گلف نیوز نے لکھا ہے کہ خواجہ احمد طارق رحیم کے دھاندلی کے الزامات سے بے نظیر کو تقویت ملی ہے۔

○ مذہبی سکالر و عالم دین ڈاکٹر غلام مرتضٰی نے کہا ہے کہ عوام مولویوں سے بدظن ہو چکے ہیں۔ مذہبی جماعتوں کے اکثر اکابرین مدرسوں سے بھاگے ہوئے یا باپ کی وراثت سنبھالے بیٹھے ہیں۔ اب مذہبی جماعتوں کا وجود نہیں رہا۔

○ پنجاب مسلم لیگ کے سیکرٹری اطلاعات بن یامین نے کہا ہے کہ طارق رحیم ایسی سرگرمیوں میں ملوث تھے جس کی سزا موت ہے الیکشن سے چند روز قبل انتہائی اہم اداروں اور شخصیات میں انہوں نے غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی۔

○ معطلی اور گرفتاری کے خوف سے بیوروکریسی نے آپس میں رابطے بڑھا لئے ہیں اور حکومت کو پیغام بھجوا دیا ہے کہ ایسے اقدامات سے حکومت اور سینئر بیوروکریٹوں میں غیر اعلانیہ جنگ شروع ہو جائے گی۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ' دس مرلہ' اور ایک کنال کے چند پلاٹس
اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت
کیلئے تشریف لائیں۔
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون نمبر: 211842

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 213158

خواتین کی
لیکوریا
سیلکوریا
مطب حمید

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کیلئے مندرجہ ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔
• آفس کلرک (عمر 25 تا 40 سال) تجربہ کم از کم 5 سال
• گھر کے کام کے لئے ملازم
میاں بھائی
پتہ: پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ
کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ
لاہور
فون 7932516—7932515 - 793217